السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ تکبیر کہی۔

«اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشہدان لاالٰہ الاّاللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوة حی علی الفلاح۔ قد قامت الصلوة۔ قد قامت الصلوة۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لاالٰہ الااللہ»

یہ تکبیر سن کر لوگوں نے شور مچا دیا کہ یہ تکبیر ناقص اور غلط ہے۔ دوہری تکبیر کہنی چاہیئے۔ آپ اس مسئلہ کو حل فرما کر ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث میں شائع فرمادیں تاکہ حقیقت واضح ہوجائے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے ساتھی نے جواقامت (تکبیر) کہی وہ بخاری شریف میں ہے۔ چنانچہ کتاب الصلوۃ باب الاذان فصل اول میں ہے۔

«عن انس قال ذکروا النار والناقوس فذکروا الیہود والنصاریٰ فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الامۃ قال اسمٰعیل فذکرتہ لایوب فقال الاالاقامۃ» (متفق علیہ)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا۔ پس انہوں نے کہا کہ یہ یہود ونصاریٰ کا کام ہے پس بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دوہری کہیں اور اقامت (تکبیر) اکہری کہیں۔ اسمٰعیل (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا ذکر ایوب کے پاس کیا تو اس نے کہا «الا الاقامۃ یعنی قد قامت الصلوۃ» کا لفظ دومرتبہ ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اذان کا حکم آنے سے پہلے صحابہ کرام نے آگ اور ناقوس (وہ لکڑی جو بجائی جاتی ہے) کا ذکر کیا ہے کہ کسی اونچی جگہ آگ جلا کر یا ناقوس بجا کر لوگوں کو اطلاع دی جائے کہ وہ نماز کےلئے آجائیں۔ پھر انہوں نے یہود ونصاریٰ کا ذکر کیا کہ آگ یہود جلاتے ہیں۔ اور ناقوس نصاریٰ بجاتے ہیں ان کی مشابہت ہمارے لئے جائز نہیں۔ اس کے بعد اذان کا حکم آگیا تو بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دوہری اور اقامت اکہری کہیں مگر اقامت میں قد قامت الصلوۃ کا لفظ دومرتبہ ہے۔ اس کے سوا باقی تکبیر اکہری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اذان کی بنسبت اکہری ہے۔ اس لئے اقامت کے شروع میں اللہ اکبر کا لفظ چار مرتبہ کی بجائے دومرتبہ ہے۔ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر اذان کے موافق ہے۔ یہ اکہرا یعنی ایک مرتبہ نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث مشکوۃ کے اسی باب فصل ثانی میں حدیث ہے۔

«عن ابن عمر قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ کان یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی»

یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دومرتبہ اور تکبیر ایک مرتبہ تھی «قد قامت الصلوۃ» کا لفظ دومرتبہ۔ اس کو ابوداؤد، نسائی، دارمی نے روایت کیا ہے۔

یہ دونوں حدیثیں جو پانچ کتابوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، دارمی) کے حوالہ سے ذکر ہوئیں۔ اکہری تکبیر کی دلیل ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر کتب میں بھی روایات ہیں اور دوہری تکبیر کی حدیث بخاری ومسلم میں نہیں۔ ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ جو مشکوۃ کے اسی باب میں ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

«عن ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ»

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمے سکھائے۔ اور اقامت کے سترہ کلمے سکھائے۔

اور اذان کے انیس کلموں کی تشریح ابومحذورہ کی ہی روایت سے مسلم شریف میں یوں موجود ہے۔

«عن ابی محذورۃ قال القی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہدان لاالٰہ الاّاللہ۔ اشہدان لاالٰہ الاّاللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ ثم تعود فتقول اشہدان لاالٰہ الاّاللہ۔ اشہدان لاالٰہ الاّاللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح۔ حی علی الفلاح۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لاالٰہ الااللہ» (رواہ مسلم)

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس مجھے اذان سکھائی۔ پس فرمایا «اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔» (چار مرتبہ) «اشہد ان لاالٰہ الااللہ» (دومرتبہ) «اشہدان محمد رسول اللہ» (دومرتبہ) دوبارہ پھر لوٹ کر تشہد کے کلمات کہیے دودومرتبہ۔ «حی علی الصلوۃ» دومرتبہ۔ «حی علی الفلاح» دومرتبہ۔ «اللہ اکبر۔ اللہ اکبر» دومرتبہ «لاالٰہ الااللہ»۔ ایک مرتبہ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان کے انیس کلمے ترجیع کے ساتھ پورے ہوتے ہیں ۔ یعنی کلمہ شہادت اور رسالت لوٹ کر پھر دو دفعہ کہا جائے اور آواز پہلی دفعہ آہستہ ہو اور دوسری دفعہ بلند ہو۔

دوسری حدیث میں اس کی زیادہ وضاحت ہے ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :

«وعنہ قال قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسہ قال تقول اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ ترفع بہا صوتک ثم تقول اشہدان لاالٰہ الااللہ اشہدان لاالٰہ الااللہ اشہدان محمدرسول اللہ اشہدان محمدرسول اللہ تخفض بہا صوتک ثم ترفع صوتک بالشہادۃ اشہدان لاالٰہ الاّاللہ ۔ اشہدان لاالٰہ الااللہ ۔ اشہدان محمدرسول اللہ ۔ اشہدان محمدرسول اللہ حی علی الصلٰوۃ ۔ حی علی الصلوۃ ۔ حی علی الفلاح ۔ حی علی الفلاح فان کان صلوۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم ۔ الصلوۃ خیر من النوم ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر ۔ لاالٰہ الااللہ ۔ » رواہ ابوداوَد)

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان کا طریقہ سیکھائیے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا «اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر» (چار دفعہ) بلند آواز سے کہو۔ پھر «اشہدان لاالہ الااللہ» ۔ (دومرتبہ) «اشہدان محمدرسول اللہ» (دومرتبہ) ان دونوں کلموں کے ساتھ آواز کو پست کرو۔ پھر شہادت کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرو۔ اور کہو «اشہدان لاالہ الااللہ» (دومرتبہ) «اشہدان محمدرسول اللہ» (دومرتبہ) «حی علی الصلوۃ» (دومرتبہ) «حی علی الفلاح» (دومرتبہ) ۔ اور اگر صبح کی نماز ہو تو اس میں کہو۔ «الصلوۃ خیر من النوم» (دومرتبہ) ۔ «اللہ اکبر» (دو مرتبہ) «لاالٰہ الااللہ» ۔ ایک مرتبہ اسکو ابوداوٗد نے روایت کیا۔

اس حدیث سے اذان کے انیس کلمات کی وضاحت ہوگئی ۔ اور کہنے کا طریقہ بھی بتلادیا ۔ حنفیہ کی حالت کیسی عجیب ہے ۔ وہ ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اقامت کے سترہ کلمات تومانتے ہیں ۔ لیکن انیس کلمات اذان کے نہیں مانتے اور اکہری تکبیر کا انکار کرتے ہیں ۔ حالانکہ یہ بخاری مسلم میں ہے ۔ اور دوہری تکبیر بخاری مسلم میں نہیں ۔ دوسری کتابوں میں ہے ۔ ساری اُمت اس پر متفق ہے کہ بخاری مسلم کی احادیث مقدم ہیں لیکن کس قدر تعجب ہے کہ بخاری مسلم حدیث کا انکار اور غیر بخاری مسلم کا اقرار کیا جارہا ہے ۔ اس سے بڑھ کر ملاحظہ فرمائیے کہ حنفیہ ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کے حدیث کا ایک حصہ یعنی اقامت (تکبیر) کے سترہ کلمات مانتے ہیں اور اسی حدیث میں اذان کے انیس کلمات ہیں ان کا انکار کرتے ہیں ۔ اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ایک حصہ (اذان) مانتے ہیں لیکن اسی حدیث کے دوسرے حصے یعنی اکہری تکبیر کو نہیں مانتے ۔ یہ لوگ ایسا بہت کرتے ہیں ۔ ہم نے ایک مستقل کتاب آمین رفع الیدین لکھی ہے ۔ اس میں یہ مسئلہ بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ تقلید کے دائرہ میں قرآن وحدیث پر عمل نہیں ہوسکتا ۔ ہم نے اس کی بہت سی مثالیں پیش کی ہیں ۔ کیونکہ جب امام کا قول خلاف حدیث آجاتا ہے تو وہاں تقلید رہے گی یا قرآن وحدیث ۔

نوٹ : جن لوگوں نے اکہری اقامت پر اعتراض کیا ہے ۔ ان کو زیادہ تسکین کے لئے شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین سے اکہری اقامت کا ثبوت پیش خدمت ہے ۔

شاہ جیلانیؒ کی اصل عبارت حسب ذیل ہے :

«ثم یقیم فیقول اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اشہدان لاالٰہ الااللہ ۔ اشہدان محمدرسول اللہ ۔ حی علی الصلوۃ ۔ حی علی الفلاح اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ لاالٰہ الااللہ»

پھر اقامت کہے پس کہے آخر تک ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 6 مطبوعہ صدیقی)

شیخ جیلانی نے تکبیر اکہری لکھی ہے ۔ اگر یہ تکبیر غلط اور ناقص ہے اور اس سے نماز ناقص ہوتی ہے ، تو حضرت شاہ جیلانیؒ اور ان کی نماز کے متعلق کیا حکم ہوگا ؟

جو لوگ حضرت شاہ جیلانیؒ سے محبت وعقیدت کی حد سے زیادہ دعوے کرتے ہیں کیا وہ اس پر غور کریں گے ؟ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے ۔ آمین

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، اذان کا بیان، ج2ص98

محدث فتویٰ